زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 45:13 تا 46 آیت

''پھر آسمان کی بادشاہی اُس سوداگر کی مانند ہے جو عُمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔ جب اُسے ایک بیش قیمت موتی مِلا تو اُس نے جا کر جو کچھ اُس کا تھا سب بیچ ڈالا اور اُسے مول لے لیا۔''

جب ہمارے خُداوند نے یہ تمثیل لوگوں سے بیان کی تو سب فقہیہ اور فریسی اور اِردگرد کے نو مرید یہودی خوفزدہ ہو گئے۔ یہودی اِس سے اِس لئے ناراض ہوئے کیونکہ موتی سمندری گھونگے سے نکلتا ہے اور گھونگا ایک ناپاک جانور ہے۔ یہ کون شخص تھا جو اُن کو بتا رہا تھا کہ کسی ناپاک چیز سے اِتنا بڑا خزانہ نکل سکتا ہے؟ یہ ہمارا خُداوند تھا جو اِس بات کی تصدیق کر رہا تھا کہ وہ اپنی ذات میں ناپاک تھے اور یہی چیز آج ہم پر بھی لاگو ہوتی ہے اِس لئے ہم کبھی بھی خزانہ نہیں بن سکتے۔ ہمیں صفائی کے عمل میں سے گزرنا ہوگا وہ اُن کو بتا رہا تھا کہ خُدا کی بادشاہی اُس قیمتی موتی کی طرح ہے اور وہ ایسی تعلیم دُنیا میں لانے کو ہے۔ ایک ایسا راستہ بتانے کو ہے جس کا سربراہ وہ خود ہوگا۔ لیکن وہ اِس بات کی تصدیق بھی کر رہا تھا کہ اِس سرزمین پر ایک زِندہ بشر جو اُس راہ کو بنائے گا اور خُدا کی اِس بادشاہی کے دروازہ کو دِکھائے گا۔ مُکاشفہ 19:21 تا 22 آیت:

''اور اُس شہر کی شہر پناہ کی بنیادیں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں۔ پہلی بنیاد یشپ کی تھی۔ دوسری نیلم کی۔ تیسری شبِ چراغ کی۔ چوتھی زمرد کی۔ پانچویں عقیق کی۔ چھٹی لعل کی۔ ساتویں سنہرے پتھر کی۔ آٹھویں فیروزہ کی۔ نویں زبرجد کی۔ دسویں یمنی کی۔ گیارھویں سنگِ سُنبلی کی اور بارھویں یاقوت کی۔ اور بارہ دروازے بارہ موتیوں کے تھے۔ ہر دروازہ ایک موتی کا تھا اور شہر کی سڑک شفاف شیشہ کی مانند خالص سونے کی تھی۔ اور مَیں نے اُس میں کوئی مقدس نہ دیکھا اِس لئے کہ خُداوند خُدا قادرِ مطلق اور برّہ اُس کا مقدس ہیں۔''

اگر ہم اِس بیان کو پڑھیں اور اِس کی پیروی کریں تو ہمیں اِس کا سلسلہ پیچھے اپنے خُداوند کی تعلیمات سے جُڑا نظر آتا ہے۔ یہ سارے خزانے اور قیمتی پتھروں میں سے کوئی بھی زِندہ نہیں ہے۔ یہ سب دھاتیں ہیں جو خُدا کے عمل سے سالہاسال سے پیدا کی گئی ہیں۔ وہاں پر صرف ایک ہی زِندہ خزانہ بیان کیا گیا ہے اور وہ ایسا موتی ہے جو شہر کے دروازے پر داخل ہونے والے گیٹ پر تھا اور خُدا کا نُور سارا وقت اُن کے اُوپر چمکتا رہتا ہے۔ وہاں ہمیں ہمارا خُداوند اُس راہ کی تصدیق کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ جس پر چل کر ہم اِس کا حِصّہ بن سکتے ہیں۔ وہ کلیسیاء کی بھی تصدیق کرتا رہا تھا۔ جس کو اُس نے اِس سرزمین پر قائم کرنا تھا اور جس نے وہ راستہ دِکھانا ہے جو ہمیں اُن دروازوں تک پہنچا دیں گے تا کہ ہم اندر جا سکیں۔

پھر ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ موتی کس طرح بنتا ہے۔ پہلے اِس کے لئے گھونگے کی ضرورت ہوتی ہے جس کے متعلق ہم پہلے ہی سُن چُکے ہیں کہ یہودی شریعت کے مطابق اِس کو ایک ناپاک چیز کہا گیا ہے۔ ہم سب بھی ایسی ہی صورتِ حال میں ہیں۔ ہم اُس وقت تک ناپاک ہیں جب تک ہم یسُوع مسیح کے فضل سے چھڑائے نہیں جاتے۔ گھونگا ایسا جانور نہیں ہے جو جگہ جگہ پھرتا جائے تا کہ بہتر سے بہتر جگہ تلاش کرے۔ یہ اپنے آپ کو مضبوط سے ایک چٹان پر قائم کر دیتا ہے۔ ہمیں بطور کلیسیاء کے اپنے خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح کی چٹان پر قائم کر لینا چاہیے ہمیں دوسری جگہوں پر چلتے پھرتے نہیں رہنا چاہیے۔ یہ سوچ کر کہ شاید دوسری جگہیں ہمارے لئے زیادہ خوش حالی کا باعث ہوں یا شاید وہ ہمارے لئے زیادہ بہتر ہوں اور شاید اِس طرح اِدھر اُدھر چل پھر کر ہم زیادہ حاصل کر لیں۔ ہمارے خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح کی چٹان وہ مضبوط بنیاد ہے جو ہمیں قائم رکھ سکتی ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو جائے گھونگا اپنی خوراک کے لئے بھی اِدھر اُدھر نہیں چلتا پھرتا۔ وہ بیٹھ جاتا ہے اور صبر سے اِنتظار کرتا ہے اور اپنے دروازے کھلے رکھتا ہے تا کہ خُدا اُس کو زِندہ رکھنے کے لئے کچھ مواد مُہیّا کرے۔ یہ مواد اُسے پانی کے ذریعے سے ملتا ہے جو کہ آگے پیچھے چلتا ہے اور یہی حال کلیسیاء کا ہے۔

پاک رُوح کا پانی ہمیں خوراک کے طور پر دیا گیا ہے جو ہمیں زِندگی کے لئے مناسب چیزیں مُہیّا کرتا ہے۔ یہ پانی ہمیشہ ہمارے پاس آتا رہے گا۔ کبھی کبھار ریت کا ذرّہ بھی آ جائے گا جو کہ ایک رُکاوٹ ہے جو ہمیں تکلیف دیتا ہے۔ ہم ایسی چیز کی تلاش نہیں کرتے۔ ایسا ہی کلیسیاء میں ہے۔ بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں ہم سمجھتے ہیں کہ وہ قابلِ اعتراض ہیں۔ لیکن کیا گھونگا اُن کو پھینک دیتا ہے۔ نہیں۔ مسیح کے فضل سے وہ قابلِ اعتراض چیز کو اُٹھا لے جاتا ہے۔ اُس پر رنگ لگاتا ہے یعنی سفید رنگ جو کہ راست بازی کا رنگ ہے اور پھر یہ چمک دار قیمتی موتی بن جاتا ہے۔ دوسرے جب اُس کو دیکھتے ہیں تو وہ بھی خواہش کرتے ہیں کہ وہ اِس کے حصہ دار ہوتے۔ اِسی لئے ہمارے خُداوند نے کہا ''عیب جوئی نہ کرو تا کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔''

ہمیں رحم کرنا چاہیے۔ ترس کھانا چاہیے محبت کو دِکھانا چاہیے ہمیں اُس کی مثال کی پیروی کرنا چاہیے۔ ہمیں ہر ایک سے ایسا سلوک کرنا چاہیے کہ اُن کے اندر خُدا سکونت رکھتا ہے اور ہمیں کسی کو ردّ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں ہمیشہ کوشش کرنا چاہیے اُنہیں مسیح کے فضل کے پاس لانا چاہیے تا کہ وہ بھی ایک دوسرا موتی بن جائیں۔ دوسرا دروازہ بن جائیں اور وہ راستہ دِکھانے والے بن جائیں جو کہ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح نے ہمارے واسطے تیار کیا ہے۔ ہم بابرکت لوگ ہیں۔ ہم نے سالہا سال سے خُدا کے کلام کو حاصل کیا ہے۔

ہم خُدا کی برکت کا مطلب سمجھتے ہیں۔ لیکن اِس سمندر میں ریت کے ذرّے بھی ہیں جو اِدھر سے اُدھر چل پھر رہے ہیں۔ اور وہ ابھی تک اُس گھر میں داخل نہیں ہو سکے یا اِس زِندہ مخلوق کے اندر نہیں جا سکے جہاں امن اور قناعت اور خوبصورتی ہے جو دُنیا میں کہیں بھی نظر نہیں آتی۔

ہمیں لگاتار اِس بات کی فکر میں لگے رہنا چاہیے کہ یہ ہمارا فرضِ اوّلین ہے کہ ہم دُنیا کو خُدا کی بادشاہت کے شان دار راستے کے متعلق بتاتے رہیں۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینزلینڈ

Word of Life No.2 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1-تمیتھیس 1:2 آیت

''پس مَیں سب سے پہلے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ مناجاتیں اور دُعائیں اور اِلتجائیں اور شُکرگزاریاں سب آدمیوں کے لئے کی جائیں۔''

پولوس نے تمیتھیس کو یاد دِلایا جو کہ اُس کا اِیمان کی رُو سے بیٹا ہے (1- تمیتھیس 1 اور 2 آیت) کہ باقی سب چیزوں کو چھوڑ کر برادری میں زِندہ دُعا کرنے کی ترجیح کو بیان کر۔ کیونکہ دُعا اِیمان کا سانس ہے۔ خُدا کے ساتھ رابطے اور بات کرنے کا ذریعہ ہے۔ صرف اِسی کے ذریعے مسیحی قوم زِندہ رہ سکتی ہے۔ یہ بالکل اِنسانی ڈھانچے کی طرح ہے جس کی سب سے اہم ضرورت سانس ہے۔ زِندگی کو خطرے کے باعث ایک دفعہ سانس بند ہو جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے اگر کوئی مناسب قدم نہ اُٹھایا جائے ہمارے جسم کو آکسیجن ہوا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ دورانِ خون چلتا رہے اور ہمارے اعضاء زِندگی کے لئے کام کرتے رہیں۔

مسیحی قوم بلکہ پوری کلیسیاء اُس وقت تک پوری طرح کام کرتی ہے جب تک اُس میں دُعائیہ زِندگی اپنی جگہ پر قائم ہے اور اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ خُدا کے لوگوں پر اکثر یہ لازمی ہوتا ہے کہ وہ دُعا کے ذریعے سے پاک آکسیجن کا سانس لیں تاکہ اُن کا رُوحانی دورانِ خون چلتا رہے اور اُس کی نبض اور اُس کے اعضاء (خدمت گزار بھائی، مددگار، سماجی کارکن) جو کہ مسیح کا بدن ہیں۔ رُوح القدس سے بھرے ہوں اور خُدا کی مانند زِندگی گزاریں۔ اور یہ کتنا شان دار اور پُرسکون اور اِیمان میں مضبوط لمحہ ہوگا جب وہ ہمیں اپنے رُوح القدس کے وسیلے سے زِندگی کا سانس دے گا جس سے ہم خُدا سے بات کر سکتے ہیں۔ پھر ہماری تھکی ماندی رُوح نئی زِندگی میں بحال ہو جاتی ہے۔ بالکل اُسی طرح جب ایک موم بتی آکسیجن کے بغیر بُجھ جاتی ہے۔ اِسی طرح سے ہمارے اِیمان کی روشنی جلد ختم ہو جائے گی (سانس بند ہو جانے سے)۔ جب اِیمان کا سانس بند ہو جاتا ہے یا بالکل رُک جاتا ہے یا جیسا آج کل ہوتا ہے ہمیں سانس کی کمی لاحق ہو جاتی ہے۔ اِسی لئے پولوس رسول کی دُعا جو کہ ہماری

مسیحی زِندگی کے وجود کے لئے ضروری ہے۔ اُسے سب سے زیادہ ترجیح دی ہے (رومیوں 12:12 آیت)۔

ہمارے معاشرے میں ہر ایک کے پاس موبائل فون ہے لیکن کچھ کے لئے یہ وقت گزارنے کے لئے اِستعمال کیا جاتا ہے یا صرف ایک کھلونا جسے غلط طور پر اِستعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارا موبائل فون (دُعا) ہماری ضرورت ہے اور ہماری دُعاؤں کو یاد کرانے کے لئے ہر جگہ، ہر وقت اور ہر حالت میں خُداوند خُدا کے ساتھ تعلق جوڑنے کے لئے لازمی ہے۔

اَب مَیں کن کے لئے اور کس طرح دُعا کروں؟

پہلی ترجیح یہ ہے کہ مَیں زِندہ خُدا سے دُعا کروں۔ اُس کی عبادت کروں۔ اور اُس کی حمد و ستائش کروں (زبور 6:95) خُدا سے دُعا ہمیشہ شُکرگزاری سے کریں۔ اُن سب چیزوں کے لئے جو وہ ہمیں دیتا ہے۔

دوسرے خُدا سے بیان کریں اپنے سارے معاملات، مسائل، مُشکلات، غربت، بیماری، بے روزگاری وغیرہ وغیرہ۔ بڑی سنجیدگی، یکسوئی اور خلوص کے ساتھ دُعا مانگیں۔

تیسرے سفارشی دُعائیں (خاندان کے ممبران کے لئے، ہم خدمت گزار بھائیوں کے لئے، اجنبی لوگوں کے لئے، غیر اِیمان والوں کے لئے) مصیبت زدہ، بدمزاج لوگوں کے لئے، یہاں تک کہ دُشمنوں کے لئے بھی وغیرہ وغیرہ۔

اِس کے ساتھ خُدا کی شُکرگزاری کے لئے کہ خُدا نے ہماری اور دوسروں کی مدد کی۔

اپنی قوم کے لئے سفارشی دُعا کریں۔ پوری کلیسیاء کے لئے پوری مسیحی دُنیا کے لئے جو کہ پوری دُنیا میں تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ سفارشی دُعا کریں بے اِیمان معاشروں کے لئے!

سفارشی دُعا کریں حکومت کے لئے۔ سیاست دانوں کے لئے۔ اپنی قوم کے لئے اور مادرِ وطن کے لئے!

سفارشی دُعا کریں اُن تمام مخلوقِ خُدا کے لئے جو خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں (رومیوں 19:8 آیت)

سفارشی دُعا کریں دُنیا میں سچے امن و امان کے لئے جسے موجودہ ''بُرائی'' نے روک رکھا ہے!

اور اگر مسیحی قوم اِس قسم کی دُعائیہ زِندگی کی نشوونما کرنے کی کوشش کرتی ہے تو یہ سب کے لئے اچھا ہوگا۔ خُداوند کے لئے ہمارے نجات دہندہ حقیقت میں پسندیدہ ہوگا۔

ہمارے خُداوند خُدا کا مقصد یہ ہے کہ سب لوگ اُس مدد کو حاصل کریں جس کی اُنہیں ضرورت ہے۔ پھر وہ سچائی کی سمجھ داری کو مان جائیں گے۔ خُدا سے دُعا کرتے وقت یہ نہ بھُولیں کہ ہمیشہ یسُوع مسیح کے (آیت 4) نام سے ہونی چاہیے کیونکہ ابنِ آدم ہماری دُعاؤں کے لئے سچا درمیانی اور مددگار ہے (یوحنا 13:14)۔

سب زمانوں کے لئے یہ حُکم تھا اور اَب بھی ہے کہ ہم تاریکی کی سب طاقتوں کے خلاف ایک ''دُعائیہ محاذ'' بنائیں۔

کیونکہ شیطان کے ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے یہی ایک طریقہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پولوس رسول سب بھائیوں (اور بہنوں) سے اپنے خط میں جو کہ اُس نے رومیوں کو لکھا یہ اِلتماس کرتا ہے کہ وہ دُعا میں اُس کی جنگ کو یاد کر کے حمایت کریں

(رومیوں 30:15)۔

پُرانی کہاوت ہے Pray and work (ORA Et LABORA)

''دُعا کرو اور کام کرو۔'' آج کے دَور میں بھی دعا اپنی اہمیت کو کھو نہیں پائی۔ ابھی بھی ہماری فائدہ مند زِندگی کے لئے اِس کو نصب العین بنایا جا سکتا ہے۔

ہماری تمام دُعاؤں، اِلتجاؤں اور مناجاتوں میں ہمیں خُداوند کی دُعا کے اِن اِلفاظ کو نہیں بھولنا چاہیے کہ ''تیری مرضی پوری ہو'' تاکہ ہم خُدا قادرِ مطلق کو غلط نہ سمجھیں کہ وہ صرف ہماری خواہشات کو ہی پورا کرتا ہے۔ مسیحی ہوتے ہوئے آیئے ہم گہرا سانس لیتے ہوئے اپنے اِیمان میں مضبوط رہیں اور پھر خوشی اور شُکر گزاری سے آرام اور سکون کا سانس لیں اور پھر پولوس کی رُوح میں اِیمان کے ذریعے سے ہم اُس کے حقیقی بیٹے اور بیٹیاں بن جائیں گے۔ کیا آپ تیار ہیں؟ تو آیئے ''آکسیجن کو اپنے پھیپھڑوں میں لے کر جائیں اور کام کی طرف چل پڑیں۔''

اپاسٹل فرینک واک میسٹر (ریٹائرڈ)

جرمنی

Word of Life No.3 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 42:5 آیت

''جو کوئی تجھ سے مانگے اُسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اُس سے مُنہ نہ موڑ۔''

خُداوند یسُوع مسیح کی یہ تعلیم میرے سامنے اُس وقت آئی جب ایک میری حالیہ بات چیت ایک ریٹائرڈ کسان سے ہوئی جو کہ اِس پیشے میں اوّلین تھا۔ وہ اُن تبدیلیوں کے متعلق بتا رہا تھا جن کا اُس نے پچھلے بہت سے سالوں میں مشاہدہ کیا تھا۔ نہ صرف طریقہِ کار اور ٹیکنالوجی میں بلکہ دوسرے کسانوں کے رویّے اور پڑوسیوں وغیرہ کے رویّے میں بھی۔ اُس نے ذِکر کیا کہ کس طرح وہ ایک نوجوان لڑکے کی حیثیت سے اپنے باپ کے ساتھ اِس سرزمین پر آیا تھا۔ اور اُنہوں نے بغیر کسی چیز کے صرف اپنے اِرادے کی مضبوطی سے کام شروع کیا اور میلوں دُور اُن کے پڑوسی بھی اِسی طرح کے حالات سے دوچار تھے۔ سب ایک جیسے ہی تھے مادّی چیزوں میں اُن کے پاس کچھ نہیں تھا اور اِس وجہ سے وہ اپنی چیزیں ایک دوسرے کو دینے کے لئے تیار تھے اور اِس سے بھی زیادہ اہم وہ ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لئے تیار تھے۔ اِس کی وجہ سے ایک قریبی تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ اِس رویّے کی وجہ سے سب کو برکت مِلی اور سب کو فائدہ بھی ہوا۔ یہ برکتیں اُن کو اِس لئے

مِلیں کیونکہ اُنہوں نے مسیح خُداوند کے حُکموں کو مانا۔

مُکاشفہ 14:22 آیت:

’’مُبارک ہیں وہ جو اُس کے حُکموں پر عمل کرتے ہیں۔‘‘

جیسے جیسے یہ برکتیں بڑھتی گئیں اُس نے کہا کہ ہر کوئی زیادہ سے زیادہ آزاد ہو گیا۔ اُنہوں نے کھیتوں کی بہت سی پیداوار حاصل کر لی۔ ساتھ ہی ساتھ اُنہوں دُنیا کے رویّے کو بھی اپنائے رکھا۔ آہستہ آہستہ یہ رویہ پیدا ہونا شروع ہو گیا کہ ’’مجھے کسی مدد کی ضرورت نہیں‘‘ اور نتیجہ یہ نکلا کہ کسی نے بھی آج کی آیت کے پہلے حصے پر کوئی غور نہ کیا تو پھر کسی نے کسی چیز کے لئے نہ کہا۔ اور اِس سے بھی بُرا یہ ہوا کہ جب کبھی وقت آتا تھا کہ وہ اپنی چیزیں کسی کو اُدھار دے سکیں تو کوئی بھی نہیں دیتا تھا۔ کسی نے بھی نہ دیا کیونکہ وہ سوچتے تھے کہ وہ واپس نہیں ملیں گی۔ اِس طرح لوگ مانگنا ہی بھول گئے۔ یسُوع مسیح کے حُکموں کو توڑنے کی وجہ سے رویّے بدل گئے اور پھر کبھی خاص مُشکلات کے وقت ہی مثلاً قحط، آگ، سیلاب، بُرے اوقات اور قدرتی آفات کے دوران ہی پڑوسی اِکٹھے ہونے کے لئے ایک دوسرے کے قریب آتے۔

جب ہم اِس بات پر غور کرتے ہیں خواہ زِندگی میں ہمارے حالات کچھ بھی ہوں ہم اِس سب کچھ کو غالباً ایک دوسرے سے مُنسلک کر سکتے ہیں۔

ہم اپنی زِندگی میں یہ یاد کرتے ہیں کہ جب حقیقت میں ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے لیکن غرور کی وجہ سے ہم کسی سے اُدھار نہیں لیتے۔ یا شاید مانگنے سے پہلے ہم نے یہ ذہن بنا لیا ہو کہ شاید ہمیں اِنکار کر دیا جائے گا۔ اور ہم کسی کو یہ تسلّی نہیں لینے دیں گے کہ وہ ہمیں اِنکار کرے۔ ہم اپنے قبضے کی چیزوں کو اپنی چیزیں سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ نہ صرف ایسی چیز جسے حاصل کرنے کی ہمیں اِجازت نہیں۔ یا ذرا اور صحیح وضاحت کے ساتھ کہ ہم خُدا سے قرض نہیں لینا چاہتے۔ یا پھر کیا ہو گا اور اُدھار لینے والا واپس ہی نہ کرے؟ بے شک خُدا کا فرمان ہمارے لئے آخری حد کا جواب ہے۔

زبور 21:37 تا 22 آیت:

’’شریر قرض لیتا ہے اور اَدا نہیں کرتا۔

لیکن صادق رحم کرتا ہے اور دیتا ہے

کیونکہ جن کو وہ برکت دیتا ہے وہ زمین کے وارث ہوں گے

اور جن پر وہ لعنت کرتا ہے وہ کاٹ ڈالے جائیں گے۔‘‘

ہماری قدرتی زِندگی میں آزاد رہنے کا جو رویّہ پایا جاتا ہے وہ ہمیں رُوحانی زِندگی میں بھی ایسا ہی رویّہ اِختیار کرنے کے لئے راغب کرتا ہے۔

ہم اپنے خُداوند کے دوسرے حُکموں کو بھی توڑتے ہیں۔ متی 7:7 آیت:

”مانگو تو تم کو دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔“

ہم خُدا کی برکتوں کو مانگنے کے لئے بھُولنا شروع کر دیتے ہیں۔

متی 28:11 آیت:

”اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آوَ۔ میں تم کو آرام دوں گا۔“

ہم سوچتے ہیں کہ ہم اکیلے ہی ایسا کر سکتے ہیں۔ آج کی دُنیا جہاں ہم رہتے ہیں اور ایک چیز جسے ہم برکت اور قبضے کی چیز سمجھ سکتے ہیں وہ ہمارے حوالے کی روشنی میں جو ہم دوسروں سے مانگ سکتے ہیں یا دوسروں کو دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ وہ چیز ہے ٹائم (وقت Time)۔ شادی شُدہ جوڑے ہوتے ہوئے ہمیں ایک دوسرے کو وقت دینا چاہیے۔ نوجوان ہونے کی حیثیت سے ہمیں اپنا وقت اپنے والدین اور دوستوں کے ساتھ گزارنا چاہیے۔ دُنیا میں بہت سے لوگوں کو ہم دیکھ سکتے ہیں جو تنِ تنہا ہیں ہمیں اُن کو کچھ وقت دینے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ ہمیں بیماروں کو وقت دینا چاہیے۔ غمزدہ کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے جو کسی طرح سے بھی پریشان ہیں اگر ہم زیادہ باشعور ہو جائیں اور دوسروں کو وقت دینا شروع کر دیں ہم معلوم کریں گے کہ دوسری چیزیں بھی ہمارے پیچھے آئیں گی اور قبل از وقت ہی ہم اپنے حوالے کے مطابق زِندگی گزارنا شروع کر دیں گے۔ اور ایک دفعہ پھر ہمیں اُس بہتر زِندگی کا تجربہ ہو گا۔ جس طرح اُس بوڑھے کسان نے گزرے ہوئے اچھے دِنوں کی یاد تازہ کی اور سب سے زیادہ اہم بات ہم معلوم کریں گے کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت خُداوند کو دیں گے اور یہ کبھی بھی برکت کے بغیر نہیں ہو گا؟

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.4 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 14:5 تا 16 آیت

”تم دُنیا کے نُور ہو۔ جو شہر پہاڑ پر بسا ہے وہ چھُپ نہیں سکتا۔ اور چراغ جلا کر پیمانہ کے نیچے نہیں بلکہ چراغ دان پر رکھتے ہیں تو اُس سے گھر کے سب لوگوں کو روشنی پہنچتی ہے۔ اِسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تا کہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں۔“

زِندگی بطور روشنی کا مینار

اگر آپ بیمار ہوں آپ سکول کی بجائے گھر پر رہتے ہیں اگر برف کا بہت بڑا برفانی طوفان یا سمندری طوفان آ جائے تو آپ عام طور پر چھٹی کر لیتے ہیں۔

لیکن اگر آپ کی نوکری روشنی کے مینار پر ہو تو پھر کوئی چھٹی نہیں ہوتی۔ آپ کو سارا وقت کام کرنا پڑتا ہے اور خراب موسم میں تو اور سختی سے کام کرنا پڑتا ہے! اِس لئے زیادہ تر وقت آپ کا کام تنگ کرنے والا ہوتا ہے۔

روشنی کے مینار پر کام کرنے والوں کے لئے کوئی چھٹی نہیں ہوتی۔ آیئے روشنی کے مینار کے متعلق مزید پڑھتے ہیں۔

روشنی کا مینار جہازوں کو خطرناک ساحلوں اور پتھریلی چٹانوں سے بچاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روشنی کا مینار پر کام کرنے والے پانی کے خطرناک حِصّے پر کام کرتے ہیں۔

جب طوفانی ہوائیں چلتی ہیں تو یہ تیز ہوائیں اور خطرناک لہریں اور تیز بارشیں خطرے کو لاتی تھیں۔ بے شک جہاز پانی کو چھوڑ دیتے لیکن روشنی کے مینار پر کام کرنے والے اپنے کام پر ہوتے ہیں تاکہ وہ یقین کر لیں کہ روشنیاں جلتی رہیں کیونکہ روشنیاں روشنی کے مینار کے اُوپر ہوتی ہیں۔ معلق سیڑھیوں پر خوف ناک موسم میں چڑھنا ہوتا ہے تاکہ روشنیاں ہر ایک جہاز کو آگاہ رکھیں جو کہ ابھی تک طوفان میں ہیں۔

روشنی کے مینار کو اِبتدائی دِنوں میں بغیر چھت کے جانا ہوتا تھا۔ اُن دِنوں میں یہاں پر آپ کے لئے کام کرنا بہت مُشکل ہوتا تھا خاص طور پر طوفان کے دِنوں میں! اکثر روشنی کے مینار پر کام کرنے والوں کے ساتھ اُن کے خاندان اور جانور بھی ہوتے تھے۔ مشہور کہانیاں ہمیں بتاتی ہیں کہ کس طرح سخت طوفانوں میں وہ نہ صرف اپنے آپ کو بچاتے بلکہ اپنے پالتو جانوروں کو بھی بچاتے۔

جس حال میں کہ روشنی کے مینار کو طوفانوں کا خطرہ بھی ہوتا تھا لیکن روشنی کے مینار پر کام کرنے والے جذبے سے اپنی روزمرہ زِندگی تنگ نہیں ہونے دیتے تھے۔ اُن کے پاس کتابیں ہوتی تھیں اور اِن رسالوں میں ایسی کہانیاں بھری ہوتی تھیں کہ کس طرح وہ روشنی کے مینار کی جھاڑ پونچھ کرتے، شیشے صاف کرتے اور چراغ دانوں میں تیل ڈالتے تھے۔ اِس قسم کے تنگ کرنے والے کام ہر روز کرنا ہوتے تھے۔ کچھ کام خطرناک بھی ہوتے۔ روشنی کے مینار پر رنگ کرنا بہت ہی مُشکل کام تھا۔ لوگوں کو بہت اُونچا جانا پڑتا اور ساتھ ہی برش اور رنگ کی بالٹیاں لے کر جانا پڑتا۔ تاکہ روشنی کا مینار چمکتا رہے۔ اکثر کام کرنے والوں کو صبح سویرے بڑا افسوس ہوتا تھا کہ اُنہیں مرے ہوئے پرندوں کو جھاڑو کے ساتھ عرشے سے ہٹانا پڑتا ہے پرندوں کو روشنی کی کشش ہوتی تھی لیکن وہ روشنی کے مینار کے اندر ہی گر کر مر جاتے تھے۔

یہ روشنی کے مینار اکثر پانی میں لگائے جاتے یا کسی چٹانی ساحل کے ساتھ جوڑ دیئے جاتے اِس لئے اُن تک پہنچنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اِن کارکنوں کی زِندگی بڑی تنہا تھی۔ بعض اوقات خاندان کے لوگ کسی سٹور پر جا کر

بہت زیادہ سودا سلف خرید لاتے۔ بعض اوقات کوئی کشتی خوراک اور ڈاک لے کر آتی۔ جب کوئی خاندان یا کارکن دوسرے لوگوں سے بات کرتا تو وہ بہت جذباتی ہو جاتا! اِس طرح وہ اپنے تنہائی کے دِنوں کو یاد کرتے تھے۔

آپ حیران ہوں گے کہ پھر کوئی روشنی کے مینار پر کام کیوں کرنا چاہتا تھا؟ بہت سارے لوگ پانی کو پسند کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ سمندر پر یہ زِندگی بڑی دِلچسپ اور جذباتی ہوتی ہے۔

کچھ لوگ دوسرے لوگوں سے دُور رہنا چاہتے ہیں۔ وہ تنہا رہنا پسند کرتے ہیں۔ روشنی کے مینار پر کام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں آپ کو رہنے کے لئے جگہ بھی مل گئی اور وہاں رہنے کے لئے آپ کو پیسے بھی مل گئے۔

آج بجلی کی وجہ سے بہت سے روشنی کے میناروں پر کام کرنے والوں کی ضرورت نہیں ہے۔ روشنیاں خودبخود جلتی اور چلتی ہیں۔ اکثر کارکن روشنیوں کو چیک کرتے ہیں لیکن اُنہیں روشنی کے مینار پر چوبیس گھنٹے رہنے کی ضرورت نہیں۔ جہازوں کے اوپر جہاز رانی کے ترقی یافتہ آلات کی وجہ سے چند ایک روشنی کے میناروں کی ضرورت ہے لیکن کچھ لوگ اَب بھی روشنی کے میناروں اور اُن پر کام کرنے والے لوگوں کے دِنوں کو یاد کرتے ہیں۔ اگر آپ بھی اُن جیسے لوگوں میں سے ہیں تو آپ کو چھٹی لے کر روشنی کے میناروں کو دیکھنے کے لئے آنا پڑے گا۔ آپ اپنے روشنی کے میناروں کو رنگ کر سکتے ہیں۔ شیشے صاف کر سکتے ہیں۔ سیڑھیوں پر رنگ کر سکتے ہیں۔ لیکن اِس سب کو کرنے کے لئے اَب آپ کو پیسے دینے پڑیں گے۔

خُدا نے ہمیں بُلایا ہے کہ ہم روشنی کے مینار پر کام کرنے والے بن جائیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہماری روشنی جلتی رہے جس میں رُوح القدس کا تیل ڈالنا ضروری ہے تاکہ وہ لوگ جو تاریکی میں رہتے ہیں خُداوندکی روشنی کو دیکھ سکیں۔

ریسٹ ریناۓ سو

آک لینڈ نیوزی لینڈ

Word of Life　　　　No.5 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: اعمال 20:22 آیت

"اور جب تیرے شہید سِتِفنُس کا خون بہایا جاتا تھا تو مَیں بھی وہاں کھڑا تھا اور اُس کے قتل پر راضی تھا اور اُس کے قاتلوں کے کپڑوں کی حفاظت کرتا تھا۔"

ساؤل جو بعد میں پولوس رسول بن گیا اُس کی گفتگو کے بعد اُس نے اُن چیزوں کو محسوس کیا جو کہ اُس نے کی تھیں لیکن اَب اُسے اپنے غلط کاموں کا خُداوند کے سامنے اِقرار کرنے کے لئے کوئی مسئلہ نہیں تھا جیسے کہ ہمارے حوالہ میں ظاہر ہوتا

ہے۔ بہرحال یہاں جس لفظ کو نمایاں کیا گیا ہے وہ ہے ''شہید''۔ یہ لفظ ''شہید'' آج کل اپنے صحیح معنوں میں اکثر اِستعمال کیا جاتا ہے اور یہاں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے موقف پر کھڑے ہو جاتے ہیں اِس اُمید پر کہ اُن کے لئے کچھ نہ کچھ تو کیا جائے گا اور اِس طرح وہ شہید بن جاتے ہیں اور لوگ اُن کی حمایت اور پیروی کرتے ہیں۔

بائبل مقدس کی پشینگوئیوں کے مطابق اِن چیزوں کا واقع ہونا ضرور ہے۔ جھوٹے نبی، جھوٹے اُستاد، جھوٹے اپاسٹلز اور ہاں جھوٹے شہید۔ اِن پر یقین کر لینے سے ہم جھوٹے بنتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اِن کا جائزہ لیں کہ خُدا کی نِگاہ میں سچا شہید کیا ہے اور کون سی جھوٹی باتیں کہی جاتی ہیں تاکہ ہمیں دھوکہ دیں۔

ہمارے زمانے میں ڈکشنری میں جو اِس کا مطلب دیا گیا ہے وہ اہم ہے اور وہ اس طرح ہے: ''وہ شخص جس نے مسیح پر اپنے اِیمان کو طاقت اور جائز طریقے سے شدید سخت حالات سے گزرنے کے باوجود قائم رکھا ہو'' جب مسیح خُدا کا کلمہ ہے تو جو خُدا کے کلام پر قائم رہتے ہوئے مسیح سے پہلے کے لوگ بھی اِس درجے میں شامل ہیں۔

اَب ایک جھوٹا شہید بھی اپنے اُس اِیمان پر قائم رہتا ہے جس پر اُس کا یقین ہے لیکن بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ ایسے اِیمان پر قائم ہو جو مسیح نے اُسے سکھایا ہو اور حقیقت میں اکثر یہ مسیح کی تعلیم کے براہِ راست خلاف ہوتا ہے۔

ہمارا حوالہ یہ اعلان کرتا ہے کہ ستفنس سچا شہید تھا۔ جیسے کہ ہم اُس کی پرتشدد موت کے متعلق پڑھتے ہیں کہ سچا شہید ہونے کے لئے اور خصوصیات کا ہونا بھی ضرورت ہے جیسا کہ اعمال 59:7 اور 60 آیت میں ہم پڑھتے ہیں:

''پس یہ ستفنس کو سنگسار کرتے رہے اور وہ یہ کہہ کر دُعا کرتا رہا کہ اَے خُداوند یسُوع! میری رُوح کو قبول کر۔ پھر اُس نے گھٹنے ٹیک کر بڑی آواز سے پُکارا کہ اَے خُداوند یہ گُناہ اِن کے ذِمہ نہ لگا اور یہ کہہ کر سو گیا۔''

ہم دیکھتے ہیں اُس خُدا خوفی اور رحم کو جو کہ ستفنس نے دِکھائی۔ جھوٹے شہیدوں میں بالکل اِس کے برعکس ہوتا ہے کہ وہ اس صورتِ حال کو اپنے پیروکاروں کو دوسروں کے خلاف اِستعمال کرتے ہیں۔ ہمیں ہمیشہ محتاط ہونا چاہیے کہ کہیں ہمدردی، جذبے، غلط فہمی یا غیر واضح ہونے کی وجہ سے ہمیں تمام حقائق کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اِس سے پہلے کہ کوئی اپنے آپ کو شہید کہے۔ آپ دیکھیں کہ اُس کا موقف مسیح کے لئے اور اُس کے کلام کے لئے ہے یا جو کچھ اُس سے لیا جا رہا ہے طاقت سے لیا جا رہا ہے یا صرف ایسا دِکھائی ہی دے رہا ہے۔

خُدا کے خوف کو تلاش کریں اور یہ دیکھیں کہ اُس میں محبت اور رحم دِکھایا گیا ہے اگر ہم کھلے دِل سے یہ چیزیں کرتے ہیں تو پھر ہم کو دھوکہ نہیں ہوگا۔ ایک جائز شہید کے لئے ہمیں افسوس نہیں ہونا چاہیے لیکن مسیح کی تعلیم میں ہم یہ سکون ملتا ہے۔

متی 10:5 تا 12 آیت:

''مُبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔

جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مُبارک ہوگے۔ خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اَجر بڑا ہے اِس لیے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تم میں سے تھے اِسی طرح ستایا تھا۔"

یوحنا رسول نے مُکاشفہ میں خُدا کے مذبح کے نیچے ایک خاص جگہ کو دیکھا جو شہیدوں کے لئے تھی اور اُس نے دیکھا کہ اُن کو سفید پوشاک دی گئی تا کہ وہ پہلی قیامت میں شریک ہوں جب مسیح اپنے کلام کو پورا کرنے کے لئے واپس آئے گا۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.6 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1-کرنتھیوں 2:13 آیت

"...... اور میرا اِیمان یہاں تک کامل ہو کہ پہاڑوں کو ہٹا دُوں اور محبت نہ رکھوں تو مَیں کچھ بھی نہیں۔"

پطرس رسول کے اِس اِقرار کے بعد کہ مسیح زِندہ خُدا کا بیٹا ہے یسُوع مسیح نے یہ کہا کہ یہ بات خُون اور گوشت نے تجھ پر ظاہر نہیں کی بلکہ اُس کے آسمانی باپ نے۔ اِسی بات سے متاثر ہو کر پولوس رسول نے "محبت کا گیت" پیش کیا۔ (1- کرنتھیوں 1:13 تا 13 آیت)

بڑی بڑی شان دار کامیابیاں بے کار ہیں جب ایسی محبت اُس میں سے غائب ہو یہاں پر محبت صرف دوسروں میں پائی جانے والی خصوصیت نہیں ہے بلکہ خود خُدا کی طرف اِشارہ ہے۔ کیونکہ محبت کے بغیر ایسا ہی ہے جیسا خُدا کے بغیر۔

ہاں! یہ محبت کا گیت یہ ثابت کرتا ہے کہ رُوح القدس ایک ایسے آدمی کے اندر کام کرتا ہے جو اپنی طاقت کی کمزوری سے واقف ہے اور جس نے اپنی ساری خوبیاں علم، انعامات اور صلاحیتیں خُدا کے ساتھ رکھیں۔ اِس حلیم اور فروتن رویّے کی وجہ سے ہم باطنی طور پر دیکھتے ہیں کہ ہم کس طرح خُدا میں بڑھ سکتے ہیں۔

آیئے اُن الفاظ کو دیکھیں جو پولوس رسول 12 باب سے 13باب میں لکھتا ہے:

محبت کے گیت کے ساتھ وہ ایک نیا خیال پیش کرتا ہے:

اور مَیں تمہیں ایک اور بہتر طریقہ دِکھاؤں گا۔ 12 باب میں وہ مسیح کے بدن یعنی کلیسیاء کے لئے بہت سارے کام بیان کرتا ہے لیکن بغیر محبت اِن کا کیا فائدہ؟ حلیم رویہ، فروتن دِل، نصیحت اور عمل کو مان لیتا ہے۔ لیکن لقب، کلیسیائی عہدے

اور مقام، مذہبی سرگرمیاں ناکافی ہیں مگر اُن کی ضرورت بھی ہے تا کہ اِیمان کا ردِعمل دِکھا سکیں یعنی محبت کرنا۔ اگر اِس قسم کا رویّہ نہیں ہے تو پھر ہر چیز ناکام ہو گی۔ ایک دفعہ ایک مشنری نے اپنے تجربے کے متعلق لکھا:

''آپ میں سے کون مشنری بننا پسند کرے گا تا کہ وہ اپنے آقا مسیح کی مثال کو پیش کرے تا کہ وہ بے اِیمانوں کو خُدا کی عظیم چمک دار محبت اپنی شخصیت میں دِکھا سکے۔''

محبت کی پوزیشن ہمہ گیر ہے۔ ایک مشنری کو اپنے علاقے کی زبان سیکھنے کے لئے بہت سارے سالوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن محبت کی زبان کو شروع ہی سے سمجھتے ہیں۔ اِلفاظ نہیں بلکہ شخصیت ایک انسان کو بناتی ہے۔ اُن کا پیغام اُس کی ذات تک کا ہی ہوتا ہے۔

مرکزی افریقہ میں مَیں کچھ مقامی لوگوں کو مِلا جنہیں صرف ایک ہی گورا یاد تھا جسے وہ کبھی ملے تھے۔ وہ تھا ڈیوڈ لیونگ سٹون۔ جب بھی کوئی اُس ڈاکٹر کے متعلق بات کرتا تو اُن کے چہرے چمک جاتے۔ بہت عرصہ گزر گیا لیکن لیونگ سٹون کے اندر لوگ اُس چیز کو دیکھ سکتے تھے جہاں صرف ایک لفظ اِستعمال ہوتا تھا یعنی محبت۔

آیئے ہم بھی یہ اُمید رکھیں کہ ہماری خدمت کے وسیلے سے محبت کی شان دار طاقت ہمارے کام کرنے کے ماحول میں داخل ہو گی۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہمارا مشن اِن سے زیادہ بڑا ہو گا لیکن ہمیں اِس سے کم پر مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔

ایک مشنری کا بیان اپنے اندر وہ سب کچھ شامل رکھتا ہے جو کہ خُدا کی بادشاہت میں کہا اور کیا گیا ہو۔

محبت کا گیت غیر زبانیں بولنے، نبوت، ایمان کے شان دار کام، بھیدوں کا علم اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مَیں اپنا بدن جلنے کے لئے دے دُوں لیکن افسوس محبت کے بغیر یہ کیا ہوں گے؟ صرف ٹھنٹھناتا پیتل یا جھنجھناتی جھانجھ!

ہم نے محبت کے بغیر خالی باتوں کا تجربہ کیا ہے۔ جب محبت غائب ہو تو پھر باقی مطلب اپنا کردار اَدا کرتے ہیں۔ مثلاً زبردست خوہشات، خودستائی۔ اِن سب سے بڑھ کر ایسی محبت عمل کرتی ہے جو کہ 1- کرنتھیوں 13 باب 4 تا 7 آیت میں بیان کی گئی ہے۔ قدرتی بات ہے کہ ہمیں صرف اِن معیاروں سے اپنے آپ کو جانچنا نہیں چاہیے جو کہ ہمارے اِردگرد ہیں بلکہ اُن سے جو ہمارے اندر ہیں۔ اور پھر ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ہم کتنے شرم شار تھے جب ایسی محبت ہم سے ملنے آئی۔ اِسی طرح سے ہم پولوس رسول سے سیکھیں جب اُس نے محبت کے لئے ہر جگہ پر ''مَیں'' کا لفظ اِستعمال کیا ہے۔ ''اگر مَیں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو مَیں کچھ بھی نہیں۔'' اپنے نفیس مضمون کو مزید بیان کرتے ہوئے وہ پھر ''مَیں'' کے لفظ پر زور دیتا ہے۔ اور بچوں کی طرح سمجھ کو ختم کر دیتا ہے۔ وہ بڑی اِنکساری سے یہ بات مانتا ہے کہ جب وہ بچہ تھا جو بچوں کی طرح آہستہ آہستہ بولتا تھا مگر اُس وقت ایسے پورے طور پر پہچانوں گا جیسے میں پہچانا گیا ہوں (خُدا میں)۔

محبت اِیمان اور اُمید سے کیونکر بڑی ہے؟ ہم یہ پوچھ سکتے ہیں۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اُمید کے بغیر اِیمان کیا ہے؟ مگر محبت سب سے افضل ہے کیونکہ محبت ہماری رُوح کو خُدا سے منسلک کرتی ہے کیونکہ خُدا محبت ہے۔

اِیمان اور اُمید وسیلہ ہیں اِس مقصد تک پہنچنے کے لئے۔ مقصد ہمیشہ وسیلہ سے زیادہ اہم ہے۔

''اگر میرا اِیمان اِتنا کامل ہو کہ پہاڑوں کو ہٹا دے مگر محبت نہ رکھوں تو مَیں کچھ بھی نہیں۔ میں محبت کی طاقت کے لئے دُعا کرتا ہوں جس نے اپنے آپ کو مسیح میں ظاہر کیا۔''

اپاسٹل اینڈرے گرین(ریٹائرڈ)

فرانس

Word of Life No.7 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: رومیوں 1:5 تا 4 آیت

''پس جب ہم اِیمان سے راست باز ٹھہریں تو خُدا کے ساتھ اپنے خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے صُلح رکھیں۔ جس کے وسیلہ سے اِیمان کے سبب سے اُس فضل تک ہماری رسائی بھی ہوئی جس پر قائم ہیں اور خُدا کے جلال کی اُمید پر فخر کریں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ مصیبتوں میں بھی فخر کریں یہ جان کر کہ مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے۔ اور صبر سے پُختگی اور پُختگی سے اُمید پیدا ہوتی ہے۔''

ہم سب پریشانیوں کا تجربہ کرتے ہیں جب ہم کسی ایسی چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے لئے اِجازت نہیں ہوتی۔ اِسے سُرخ فیتے (Red-Tape) کا حوالہ کہتے ہیں اور اِس کو ایسے بیان کرتے ہیں جیسے سرکاری ملازمین کی طرف سے کام نہ کرنے کے لئے مختلف بہانے بنائے جاتے ہیں۔ یہ چیز سال 1800 میں شروع ہوئی اور اِبتدائی دَور میں یہ عمل عام طور پر تقاضا کرتا تھا کہ دستاویزات کو سُرخ فیتے سے باندھ دیا جاتا تھا۔ سکاٹ لینڈ کا ایک بڑا مشہور تاریخ دان جو کھل کر بات کرنے کے لئے مشہور ہے یعنی تھامس کارل لائل (Thomas Carlyle)۔ وہ جب بھی حکومت کے کام میں تاخیر ہوتی تو وہ سُرخ فیتے کا لفظ اِستعمال کرتا تھا جس کا مطلب حکومت کی بہانے بازی اور سابقہ سپاہیوں کو سست رفتاری سے ادائیگی کیونکہ وہ مختلف جنگ کے میدانوں سے واپس آتے تھے۔ اُس نے لکھا کہ سُرخ فیتہ دُنیا میں ایک عجوبہ بن جائے گا جیسے جیسے عوامی خدمات کے کام کو پھیلایا جائے گا۔ اِس نے اپنے مشاہدے میں لکھا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا میں صرف ایک ہی حکومت ہے جو خُدا کے تخت کے تحت قائم ہے جس کے پاس اِختیار بھی ہے اور اِقتدار بھی۔

پولوس رسول نے آج کے حوالے میں اُس کی تصدیق کر دی ہے کہ جس کے وسیلے سے ہمیں اُس کے فضل تک رسائی ملتی ہے۔ جب ہمارا دِل ٹُوٹ جاتا ہے یا ہماری زِندگی میں تکلیف آتی ہے تو خُدا تک ہماری پہنچ میں رُکاوٹ کے لئے کوئی

سُرخ فیتہ نہیں ہوتا کیونکہ مسیح نے ہر وقت کے لئے پہنچ کے لئے ہمارا راستہ تیار کر دیا ہے۔

عبرانیوں 15:4 اور 16 آیت:

''کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گُناہ رہا۔ پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تا کہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے۔''

خُدا کے سامنے ہماری ضروریات کو پیش کرنے کے لئے کوئی سُرخ فیتہ نہیں ہے۔ مسیح یسُوع کے وسیلہ سے ہم فوری اور مکمل طور پر اُس تک پہنچ سکتے ہیں۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.8 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 46:27 آیت

''اور تیسرے پہر کے قریب یسُوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ''اَیلی۔ اَیلی۔ لما شبقتنی؟ یعنی اَے میرے خُدا! اَے میرے خُدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟۔''

ہم اکثر اپنے آپ کو ایسے حالات میں پاتے ہیں جو ہمارے لئے غم اور دُکھ لاتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو مایوسی اور تاریکی میں پاتے ہیں۔ بظاہر یوں لگتا ہے کہ خُدا اور دُنیا ہمیں بھول گئے ہیں۔ ہم شکایت کرتے اور پوچھتے ہیں ''کیوں!'' ہمارے اِطمینان اور طاقت کا وسیلہ اُس وقت ہوتا ہے جب ہماری زِندگی کے تاریک ترین لمحات میں ہم یسُوع مسیح کی طرف دیکھتے ہیں جس نے ہماری خاطر دُکھ اُٹھائے۔ وہ ہمارا نجات دہندہ اور بچانے والا ہے۔

اِس زمین پر یسُوع مسیح کی زمینی زِندگی میں اُس کے بہت سارے پیروکار چھوڑ گئے۔ جب اُس کے دُکھوں میں اضافہ ہوا۔ آخر میں جب گتسمنی باغ میں اُسے پکڑا گیا اُس کے شاگرد بھی اُسے چھوڑ گئے اور خوف سے بھاگ گئے۔ اِنسانی لحاظ سے یسُوع کا یہ سب سے تاریک وقت تھا۔ اُس کی رُوح موت کی وجہ سے تکلیف میں تھی، اُس کی تاریکی، تنہائی، اذیت اور آخرکار صلیب پر اُس کی خوف ناک موت۔ یہ سب کچھ اُن لوگوں نے کیا جو خُدا سے دُور جا چکے تھے۔ ہماری ہی خطاؤں کے سبب سے اُس کو زخمی کر دیا گیا۔

یسعیاہ 5:53 آیت:

''حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کُچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔''

خُدا کا بیٹا جو کہ خُدا کی لازوال محبت کی وجہ سے سب چیزوں میں اِنسان بنا سوائے گُناہ کے۔ اُس نے ہماری گُناہ بھری دُنیا کے لئے کڑوا گھونٹ پیا۔ اُس کے یہ اِلفاظ جو اُس نے مرتے ہوئے کہے: ''اَے میرے خُدا! اَے میرے خُدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟'' یہ اُس کی بشریت کو ظاہر کرتا ہے اور اُس کو ایک اِنسان کے طور پر بیان کرتا ہے جس کے ہماری طرح کے جذبات تھے۔

صلیب پر لٹکے ہوئے اُس نے محسوس کیا کہ اُسے چھوڑ دیا گیا۔ ہاں اُس کا جواب تھا کہ وہ کچھ عرصے کے لئے خُدا کی طرف سے بھُلا دیا گیا۔ وہ بالکل ایسے ہی محسوس کر رہا تھا جیسے ہم یعنی دُکھ اور تکلیف۔ پھر اُس نے ہم پر رحم کیا اور مُشکل وقت میں وہ ہی ہماری حمایت کرتا ہے۔ عبرانیوں کے خط میں (عبرانیوں 15:4 آیت)

''کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گُناہ رہا۔''

یہ جانتے ہوئے کہ مسیح خُداوند ہمیشہ سے ہماری مدد اور اِطمینان دینے کے لئے موجود ہے پھر ہمیں یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ ایسا کیوں ہوا؟ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ وہ ہمیں نجات دے گا اور ہمیں آزاد کرے گا اور ہمیں اِطمینان دے گا۔

یہ سچ ہے کہ لگاتار خُدا کے حُکموں کی نافرمانبرداری کی وجہ سے خُدا اپنے چہرے کو ہم سے چھُپاتا ہے لیکن یسُوع مسیح کے وسیلے سے جو کہ بے گُناہ تھا اُس نے پوری اِنسانیت کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ خُدا نے اپنی لازوال محبت سے گُناہگار دُنیا پر رحم کیا اور ہمیں نجات دِلائی۔ (یسعیاہ 54:8 آیت)

مسیح خُداوند جس نے کلوری پر جان دے دی خُدا نے مسیح کے ذریعے اِنسان سے عظیم محبت قائم کی۔ یہ محبت اِتنی مضبوط ہے کہ یہ موت اور قبر پر فتح حاصل کر چُکی ہے۔

خُدا کی طرف جانے والا راستہ اِنسان کے لئے دوبارہ کھول دیا گیا کیونکہ خُدا کے بیٹے نے اِتنی بڑی قربانی دی۔ اَب یہ شریعت کے اُساتذہ یا سردار کاہنوں کے لئے مخصوص نہیں بلکہ پوری اِنسانیت کے لئے اِس کی منادی کی جاتی ہے۔

یروشلم میں ہیکل کے پردے کا درمیان میں سے پھٹ جانا خُدا قادرِمطلق کے رحم کی علامت ہے۔ مسیح نے ہمیں شریعت کے ظلم سے بچایا اور اپنی محبت ہمیں دے دی جو کہ شریعت کی تکمیل ہے۔

اپاسٹل فرینک واک میر (ریٹائرڈ
جرمنی